دوہا

دوہا ہندی زبان کی ایک قدیم صنفِ سخن ہے۔ قدیم فارسی رباعی کی طرح دوہے کے موضوعات بھی عام طور سے پندونصائح اور مذہب واخلاق سے جڑے تھے ہی تھے دوہے کی زبان بھی بہت عام فہم اور سہل ہوتی تھی، جسے ہاٹ بازار، گلی کوچے میں چلنے پھرنے والا ہر ادنیٰ واعلیٰ آدمی سمجھ سکے۔ حال کے دنوں میں اردو دوہوں میں موضوعات نے بہت وسعت اور تنوع اختیار کر لیا ہے۔ اس میں ہر طرح کے موضوعات شامل کیے جا رہے ہیں۔

دوہے میں دو مصرے ہوتے ہیں ہر مصرے میں ایک وقفہ ہوتا ہے یعنی ہر مصرے میں دو چرن ہوتے ہیں وقفے سے پہلے کا حصہ سم چرن اور بعد کا حصہ وِشم چرن کہلاتا ہے۔ سم چرن میں تیرہ اور وِشم چرن میں گیارہ ماترائیں ہوتی ہیں۔ عموماً دوہے میں ردیف نہیں ہوتی لیکن ہو تو عیب نہیں، بلکہ ایک حسن اضافی ہے۔

ظفر گورکھپوری

ہم عصر اردو شعر و ادب میں ظفر گورکھپوری کا نام انتہائی ادب و احترام سے لیا جاتا ہے۔ وہ نہ صرف کامیاب شاعر ہیں۔ بلکہ انہوں نے کئی فلمی نغمے بھی لکھے ہیں۔

ظفر گورکھپوری کی پیدائش 5 رمئی 1935 کو اتر پردیش کے گورکھپور واقع بانس گاؤں تحصیل کے بیدولی بابو گاؤں میں ہوئی ۔کم عمری میں ہی انہوں نے غزل کے شعبہ میں قابل ذکر مقام بنالیا تھا۔

ظفر گورکھپوری کی شاعری کی سب سے بڑی خصوصیت کلاسیکل شاعری اور جدید شاعری کے ساتھ کیئے گئے ان کے تجربے کا خوبصورت میلان ہے۔ ان کی شاعری میں بالکل نیا اسلوب اور فکر و احساسات کی نئی تازگی دیکھنے کو ملتی ہے۔ ان کی شاعری فراق گورکھپوری کے ساتھ شروع ہوتی ہے اور علی سردار جعفری، مجروح سلطان پوری، کیفی اعظمی، ساحر لدھیانوی، جاں نثار اختر سے ہوتی ہوئی آج تک پہنچتی ہے۔

ظفر گورکھپوری کی شاعری کے اب تک سات مجموعے منظر عام پر آچکے ہیں۔ ان کے نام ہیں — تیشہ، وادیٔ سنگ، گوکھرو کے پھول، چراغ چشم تر، آر پار کا منظر، زمین کے قریب اور ہلکی ٹھنڈی ہوا۔ اس کے علاوہ بچوں کے لئے بھی ان کے دو مجموعے شائع ہوئے ہیں۔ ان کے نام ہیں — ناچ ری گڑیا، اور سچائیاں۔

'زمین کے قریب' میں نظموں، غزلوں اور گیتوں کے ساتھ ساتھ کافی تعداد میں دوہے بھی شامل ہیں۔

ظفر گورکھپوری نے ریاست ہائے متحدہ امریکہ، سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات کے دورے کیئے ہیں اور عالمی مشاعروں میں ہندوستان کی نمائندگی کی ہے۔

دوہے

تارے چھو، جگنو پکڑ، رچ سپنوں کے کھیل
رات کی اتنی عمر ہے، دیئے میں جتنا تیل

جس پردے میں جھانکئے، بس اک تیرا روپ
کیا بادل میں بوندیاں کیا سورج میں دھوپ

حد سے ادھک سنجیدگی، سچ پوچھو تو روگ
آگا پیچھا سوچتے بوڑھے ہوگئے لوگ

بھوکی بھیڑ کے جسم میں بس
چرواہے کو دودھ دے یا تاجر کو اون

جاکر بیٹھیں چار پل، کن پیڑوں کے پاس
ظفر ہمارے بھاگ میں شہروں کا بن باس

لے آتے بازار سے سکھ کے لمحے چند
پیسوں سے ملتا کہیں جو من کا آنند

اس سے بڑھ کر اور کیا رشتوں کی پہچان
گرے کلہاڑی پیڑ پر اور میں لہولہان

رات پرائے دیس کی، ہر سپنا برباد
جگنو سا چمکا کرے ماں کا آشرواد

بچے ٹی وی دیکھ کر خوش تو ہوئے جناب
دکھ لیکن اس بات کا، بیوہ ہوئی کتاب

کیا چنتن کیا چیتنا، بھور اپنی نہ سانجھ
کمپیوٹر کے کال میں سب بنجر سب بانجھ

لفظ و معنی

روپ - شکل
روگ - مرض، بیماری
تاجر - تجارت کرنے والا
آنند - خوشی، مسرت
سپنا - خواب
بیوہ - وہ عورت، جس کا شوہر کا انتقال ہو گیا ہو
چنتن - فکر، کسی بات پر غور کرنا، سوچنا
چیتنا - شعور، سمجھ
کال - زمانہ، عہد
بنجر - غیر اپجاؤ

بھور	۔	صبح سویرے، علی الصبح
سانجھ	۔	شام
بانجھ	۔	جس عورت کو اولاد نہ ہو
ہم عصر	۔	اپنے زمانے کا
انتہائی	۔	بہت، بے انتہا
احترام	۔	عزت
شعبہ	۔	میدان، شاخ
قابلِ ذکر	۔	ذکر کرنے لائق، خاص
خصوصیت	۔	خاصیت، خوبی
کلاسیکل	۔	اعلیٰ درجہ کی پرانی / پرانا
جدید	۔	نیا / نئی
میلان	۔	ملن، ایک جگہ ملنا
اسلوب	۔	ڈھنگ، طریقہ، اسٹائل
عالمی	۔	پوری دنیا کی سطح پر
نمائندگی	۔	قیادت / اگوائی کرنا، نمائندہ بن کر جانا
قدیم	۔	پرانا / پرانی
صنف	۔	قسم
سخن	۔	کلام
پند	۔	نصیحت، بھلی بات، ہدایت
نصائح	۔	نصیحت کی جمع
اخلاق	۔	عادتیں، برتاو
عام فہم	۔	عام لوگوں کی سمجھ میں آنے والا
سہل	۔	آسان

ادنیٰ - چھوٹا، معمولی

اعلیٰ - بڑا، بلند مرتبہ

وسعت - پھیلاو

تنوع - قسم قسم کا ہونا

وقفہ - ٹھہراو

عموماً - عام طور سے

آپ نے پڑھا

- ظفر گورکھپوری ہندوستان کے بزرگ شاعروں میں ایک ہیں۔ ان کی شہرت پوری اردو ادبی دنیا میں ہے اور ان کا نام انتہائی عزت و احترام سے لیا جاتا ہے۔ انہوں نے غزلیں، نظمیں اور فلمی نغمے لکھے ہیں۔ ساتھ ہی دوہے بھی لکھے ہیں۔ بچوں کے لئے بھی انہوں نے کئی نظمیں لکھی ہیں۔
- ظفر گورکھپوری کے دوہے انتہائی سیدھے سادے الفاظ والے اور آسانی سے سمجھ میں آجانے والے ہوتے ہیں۔ ان کے دوہوں کا تعلق سیدھے سیدھے ہماری زندگی سے ہوتا ہے۔
- پہلے دوہے میں کہا گیا ہے کہ رات کی عمر بہت لمبی نہیں ہوتی ہے۔ اس کی عمر بہت مختصر ہوتی ہے۔ اتنی ہی، جتنا کہ کسی دیئے میں تیل ہوتا ہے۔ رات کے اس لمحہ کو خواب بننے اور تفریح میں بتانا چاہئے۔ جب کہ تیسرے دوہے میں کہا گیا ہے کہ بہت زیادہ سنجیدگی بھی ٹھیک نہیں ہے، یہ ایک طرح کا مرض ہے۔ بہت سے لوگ سوچتے سوچتے ہی بوڑھے ہو گئے۔
- دوسرے دوہے میں اللہ تعالیٰ کی عظمت بیان کی گئی ہے۔ کہتے ہیں کہ قدرت کی ہر شئے میں خدا کا جلوہ نظر آتا ہے۔ اس دوہے میں شاعر اسی بات کو بادل اور سورج کے حوالے سے کہتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ بادل کی بوندوں میں اور سورج کی دھوپ میں قدرت کی کارفرمائی ہے۔
- چوتھے دوہے میں انسان کی تنگ دستی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور بھوکی بھیڑ کی مثال پیش کی گئی ہے۔ شاعر کہہ رہا ہے کہ بھوکی بھیڑ کے جسم میں تو تھوڑا سا خون ہی ہے۔ وہ چرواہے کو دودھ کہاں سے دے پائے گی۔ البتہ تاجر چاہے تو اس سے اون حاصل کرسکتا ہے کیوں کہ وہی چیز اس کے جسم پر مل جائے گی۔
- پانچویں دوہے میں شہر کی بھیڑ بھاڑ، چیخ و پکار اور بے چینی ظاہر کی گئی ہے جہاں چین سے چار پل بھی نصیب نہیں

ہوتا ہے جو اطمینان اور سکون کسی شانت جگہ پر کسی پیڑ کے سائے تلے ملتا ہے وہ کہیں اور کہاں؟ شہر میں جینا تو بن باس جیسا ہوتا ہے۔

- چھٹے دوہے میں شاعر کہتا ہے کہ پیسے سے سب کچھ خریدا جاسکتا ہے، لیکن زندگی کا حقیقی لطف حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ بازار میں جو چاہیں خرید لیں، مگر سکھ اور چین نہیں مل سکتے۔
- ساتویں دوہے میں شاعر نے بہت بڑی بات کہی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ایک انسان کا دوسرے انسان کے ساتھ اتنا گہرا رشتہ ہونا چاہئے کہ اگر ایک کو کوئی تکلیف، پریشانی ہو تو دوسرے کو اس کا احساس ہو جائے اور وہ پریشانی میں مبتلا شخص کی مدد کو آگے آئے۔ شاعر نے اسی کو پیڑ پر کلہاڑی چلانے کے عمل سے بتانے کی کوشش کی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اس سے گہرا رشتہ اور کیا ہوسکتا ہے کہ کوئی پیڑ پر کلہاڑی چلائے تو لگے کہ میں ہی لہولہان ہو رہا ہوں۔
- آٹھویں دوہے میں ماں اور مادر وطن کی عظمت اور اہمیت بیان کی گئی ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ پرایا دیس آخر پرایا ہی ہوتا ہے۔ وہاں کوئی اچھا سا خواب نہیں دیکھا جاسکتا۔ دوسری طرف ماں کے بارے میں کہتا ہے کہ ماں کی دعاؤں سے آشیرواد سے انسان کی قسمت روشن ہوتی ہے۔
- نویں دوہے میں بچوں کی ٹی وی دیکھنے کی بڑھتی ہوئی عادت پر افسوس ظاہر کیا گیا ہے۔ شاعر کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اس عادت سے بچے کتابیں پڑھنے پر کم وقت دیتے، جس سے کتابیں یوں ہی پڑی رہتی ہیں اور انہیں کوئی پڑھنے والا نہیں ہوتا ہے۔ اسی طرح دسویں دوہے میں کمپیوٹر کی لت پر تشویش ظاہر کی گئی ہے۔ شاعر کی نظر میں کمپیوٹر نے آدمی کی سوچنے اور غور وفکر کی صلاحیت کو چھین لیا ہے۔ آدمی اپنے ذہن کا استعمال اب کم سے کم کرتا جارہا ہے۔

مختصر ترین سوالات

1. ظفر گورکھپوری کی پیدائش کب ہوئی؟
2. ظفر گورکھپوری کی پیدائش کس ریاست میں ہوئی؟
3. ظفر گورکھپوری کی شاعری کی سب سے بڑی خصوصیت کیا ہے؟
4. بچوں کے لئے ظفر گورکھپوری کے کون سے دو مجموعے شائع ہوئے ہیں؟
5. ظفر گورکھپوری نے کن کن ملکوں کا دورہ کیا؟

مختصر سوالات

1. ظفر گورکھپوری کا کون سا دوہا آپ کو سب سے زیادہ اچھا لگا اور کیوں؟
2. پانچویں دوہے میں 'شہروں کی بن باس' سے شاعر کی کیا مراد ہے؟
3. پیڑ پر کلہاڑی گرنے سے شاعر کس طرح لہولہان ہوا؟
4. بچوں کے ٹی وی زیادہ دیکھنے پر شاعر کیوں دکھی ہے؟
5. کمپیوٹر سے کیا نقصان پہنچ رہا ہے؟

طویل سوالات

1. شاعر نے اپنے دوہوں میں کن کن خیالات کا اظہار کیا ہے؟ ان کی فہرست بنایئے۔
2. ظفر گورکھپوری کے دوہوں کی خوبیوں کو واضح کیجئے۔
3. ظفر گورکھپوری کے متعلق اپنی واقفیت کا اظہار کیجئے۔

ذرا غور کریں:

دوہا دراصل ہندی زبان کی ایک صنف ہے۔ بعد کے دنوں میں یہ اردو زبان میں بھی لکھا جانے لگا۔ دوہے کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کی زبان بہت آسان ہوتی ہے تاکہ عام لوگ فوراً سمجھ جائیں۔ یہاں تک کہ ان پڑھ لوگوں کو بھی سمجھنے میں کوئی دقت نہ ہو، بلکہ ان کی زبان پر چڑھ جائے۔ کبیر کے دوہوں کی بھی یہی خصوصیت تھی۔ ان کے کئی دوہے کافی مشہور ہیں۔

آیئے، کچھ کریں

1. فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے فروغ کے لئے ظفر گورکھپوری کی شاعری کے نمونے جمع کیجئے۔
2. کبیر کے چند دوہے جمع کر کے ان کی خوبیاں تفصیل سے لکھئے۔